# اداریہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

## جارجیا، ابخازیا اور رشین فیڈریشن

سابق سوویت یونین کے خاتمے پر جب رشین فیڈریشن، بیلوروس اور یوکرین نے ایک نئے اتحاد "آزاد ریاستوں کی دولت مشترکہ" کی بنیاد رکھی تو تین بالٹک ریاستوں (جو پہلے ہی الگ ہو چکی تھیں) کے علاوہ جارجیا نے اس نئے اتحاد میں شریک نہ ہونے کا فیصلہ کیا۔ گیارہ سابق سوویت جمہوریتیں ایک نئے نام سے حسبِ سابق یک جا ہو گئیں۔ گزشتہ دو برس کے عرصے میں "آزاد ریاستوں کی دولتِ مشترکہ" اور اس کی شریکِ غالب رشین فیڈریشن سے آذر بائی جان اور مالدووا کو شکایات پیدا ہوئیں اور انہوں نے دولتِ مشترکہ سے علیحدگی اختیار کی مگر ستر سالہ مرکزیت زدہ اشتراکی نظام کے معاشی و معاشرتی ورثے نے انہیں الگ تھلگ نہ رہنے دیا۔ گزشتہ ماہ جارجیا کی جانب سے "دولتِ مشترکہ" میں شمولیت کی خواہش اس تلخ حقیقت کا ایک مزید ثبوت ہے۔

کیا جارجیا کے صدر جناب ایڈورڈ شیورڈ ناڈزے اپنے وطن کے قومیت پرستوں کی رائے کے برعکس "دولتِ مشترکہ" میں شریک ہو سکیں گے؟ اور اگر واقعی جارجیا "دولتِ مشترکہ" کا رکن بن جاتا ہے تو ابخازیا کا مستقبل کیا ہو گا؟ ان سوالات کے حتمی جواب تو مستقبل ہی دے گا۔ تاہم ماضی کے واقعات پر نظر ڈالنے سے یہ معلوم ہو جاتا ہے کہ معاملات کیا ممکنہ رُخ اختیار کر سکتے ہیں۔

---

گورباچوف عہد (۱۹۸۵ء-۱۹۹۱ء) میں جب سوویت یونین میں ٹوٹ پھوٹ کا عمل شروع ہوا تو جارجین قومیّت پرستوں نے قوّت حاصل کی۔ نئی قومیّت پرست تنظیموں نے جارجیا کی کمیونسٹ پارٹی کو اس حد تک مجبور کر دیا کہ وہ کمیونزم کے ساتھ جارجین قوم پرستی کو قبول کر لے، چنانچہ نومبر ۱۹۸۹ء میں جارجیا کی سپریم سوویت نے جس میں کمیونسٹ پارٹی کو اکثریت حاصل تھی، سوویت قوانین پر جارجین قوانین کو برتری دے دی۔ چند ماہ بعد فروری ۱۹۹۰ء میں دستوری تبدیلی کرتے ہوئے کمیونسٹ پارٹی کو کلّی اختیارات کا مالک نہ رہنے دیا گیا۔ یہ واقعات سوویت یونین سے علیحدگی اور جارجیا کی آزادانہ حیثیت کی جانب واضح اشارے تھے۔ اس پس منظر میں جارجیا کے اُن علاقوں میں بے چینی پیدا ہوئی جہاں دوسری اقلیّتوں کی قابلِ لحاظ آبادی تھی۔ ان علاقوں میں ابخازیا بالخصوص نمایاں تھا۔

ابخازیا میں گزشتہ کچھ عرصے سے جارجیا کے خلاف فضا موجود تھی چنانچہ اگست ۱۹۹۰ء میں ابخازیا کی سپریم سوویت نے جارجیا سے علیحدگی اور اپنی کامل آزادی کا اعلان کر دیا جسے جارجیا نے مسترد کر دیا۔

جارجیا سوویت یونین سے علیحدگی کی راہ پر گامزن تھا اور ابخازیا جارجیا سے دُور ہوتا جا رہا تھا، جب کہ گورباچوف کسی نہ کسی صورت میں سابق سوویت یونین کو متحد رکھنے کی تگ و دو میں مصروف تھے۔ مارچ ۱۹۹۱ء میں سوویت یونین کے مستقبل کے بارے میں جو ریفرنڈم ہوا، جارجیا نے اِس کا بائیکاٹ کیا مگر ابخازیا اور جنوبی اوشیا نے اِس میں حصہ لیا۔ ابخازیا کی تقریباً تمام غیر جارجین آبادی نے (جو کل آبادی کا ۶۰٪ فیصد ہے۔) سوویت یونین کے قائم رکھنے کے حق میں ووٹ دیا۔ مئی ۱۹۹۱ء میں جارجیا میں صدارتی انتخابات ہوئے مگر ابخازیا میں یہ جمہوری عمل نہ ہو سکا۔ انتخابات کے نتیجے میں جارجین نیشنلسٹ گیمساخوردیا ۸۷ فیصد ووٹ لے کر صدرِ مملکت بن گئے جن کا تعلق جارجیا کے مغربی خطّے منگریلیا سے تھا۔

گیمساخوردیا کو اقتدار سنبھالنے کے چند ماہ بعد اپنے ہی ساتھیوں کی طرف سے مزاحمت کا سامنا کرنا پڑا اور اُن پر آمرانہ روّیہ اختیار کرنے کے الزامات عائد کیے گئے۔ آخر جنوری ۱۹۹۲ء میں خونین فوجی بغاوت کے بعد اُنھیں ملک سے فرار ہونا پڑا اور انتظامات عارضی طور پر "ملٹری کونسل" نے سنبھال لیے۔ جارجیا کے معروف رہنما جناب ایڈورڈ شیورڈ ناڈزے جو سابق سوویت یونین کے وزیرِ خارجہ اور گورباچوف کے قریبی ساتھی ہونے کی حیثیت سے دُنیا بھر میں معروف تھے، ابھی تک وطن نہ آئے تھے کہ اُن کے مخالف گیمساخوردیا برسرِ اقتدار تھے۔ کہا جاتا ہے کہ جس زمانے میں ایڈورڈ شیورڈ ناڈزے جارجیا کی کمیونسٹ پارٹی کے کرتا دھرتا تھے، اُنھوں نے تخریبی سرگرمیوں کے الزام میں گیمساخوردیا کو جیل بھجوایا تھا۔ سیاسی منظر سے گیمساخوردیا کے ہٹ جانے پر نہ صرف جناب شیورڈ ناڈزے واپس آئے بلکہ "ملٹری کونسل" کی جگہ وجود میں آنے والی "اسٹیٹ کونسل" کے سربراہ بنے اور بعد ازاں صدرِ جمہوریہ۔

جناب شیورڈ ناڈزے کو اقتدار سنبھالنے کے بعد جو مسائل درپیش تھے، ان میں اقتصادی بدحالی کے بعد سب سے اہم ابخازیا کی علیحدگی پسند تحریک اور گیمساخوردیا کے حامیوں کی تحریک مزاحمت تھی۔ جولائی ۱۹۹۲ء میں اُنھوں نے ابخازیا میں مسلح دستے بھیج کر حالات کو خراب تر کر دیا۔ اگرچہ ابخازیا کی علیحدگی پسند قیادت اِن دستوں کا مقابلہ نہ کر سکی اور اُسے ابخازیا کے دارالحکومت سخمی (جہاں جارجین آبادی، ابخاز اقلیّت سے تین گنا ہے۔) سے مغرب کی جانب گودتا کے قصبے میں منتقل ہونا پڑا جو غالب ابخاز آبادی کا قصبہ ہے۔

ابخازیا اور جارجیا کی کشمکش چلتی رہی۔ دونوں فریقوں کے درمیان ثالثی کی کوششیں بھی ہوئیں مگر ہر بار یہ کوششیں ناکام ہو گئیں۔ آخر الامر رشین فیڈریشن نے ثالث کا کردار کرتے ہوئے فریقین کو بحرِ

اسود کے ایک قصبے سوچی (Sochi) میں یک جا کیا اور ۲۸ جولائی ۱۹۹۳ء کو فریقین کے درمیان ایک معاہدہ طے پایا جس کے تحت جارجیا کو ابخازیا سے اپنی مسلح افواج اور بھاری اسلحہ واپس لے جانا تھا۔

ابخازیا - جارجیا کشمکش میں رشین فیڈریشن کا کردار نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ رشین فیڈریشن اولاً اِس لیے جارجیا اور ابخازیا کی سیاست سے اپنے آپ کو الگ نہیں کر سکتی کہ دونوں جگہ سابق سوویت یونین (جس کی جانشین رشین فیڈریشن ہے) کی فوج اور اسلحہ موجود ہے۔ ثانیاً جارجیا (بشمول ابخازیا) میں ۱۶ء۷ فیصد آبادی روس نژاد ہے جو اپنی حفاظت کے لیے رشین فیڈریشن کی جانب دیکھتی ہے۔ ثالثاً جارجیا اور ابخازیا کی کشمکش کے اثرات بالواسطہ طور پر رشین فیڈریشن پر مرتب ہو رہے ہیں۔ رشین فیڈریشن کی اقلیتی قومیتوں بالخصوص مسلمانوں میں آزادی اور علیحدگی کی تحریکوں کو ہوا مل سکتی ہے۔ رابعاً رشین فیڈریشن کو خوف ہے کہ جارجیا کی سرزمین کہیں وہ قوتیں استعمال نہ کرنے لگیں جو رشین فیڈریشن کی مخالف ہیں۔

دوسری طرف جارجیا اور ابخازیا دونوں رشین فیڈریشن کی سیاسی قوت اور اہمیت سے آگاہ ہیں۔ ابخازیا تو مکمل طور پر ضروریات کے لیے رشین فیڈریشن پر انحصار کرتا ہے۔ بجلی، ٹیلی فون اور تیل جیسی اُس کی ضرورتیں سب ہی رشین فیڈریشن سے پوری ہوتی ہیں۔ اسی طرح جارجیا، گو اسی کی حیثیت ابخازیا سے بہتر ہے، کی معیشت بھی رشین فیڈریشن کی معیشت سے کلیتاً کاٹ کر نہیں رکھی جا سکتی۔

---

ستمبر ۱۹۹۳ء کے آغاز میں چیچنیا میں قیام پذیر سابق صدر گیمساخوردیا کے حامیوں نے جو مغربی جارجیا کے ایک حصے پر قابض تھے، اپنے رہنما سے اپیل کی کہ وہ واپس منگریلیا آ جائیں تاکہ وہ دوبارہ اقتدار حاصل کر سکیں۔ گیمساخوردیا کے حامیوں نے فوجی پیش قدمی کی اور جناب شیورڈ ناڈزے کے لیے مزاحمت واقعی ایک چیلنج بن گئی۔ اُنہوں نے ۱۴ ستمبر کو اچانک پارلیمنٹ میں اپنے استعفاء کا اعلان کر دیا۔ یہ اُسی طرح کا اچانک اعلان تھا جیسے اُنہوں نے دسمبر ۱۹۹۰ء میں سوویت یونین کی وزارت خارجہ سے علیحدگی اختیار کی تھی۔ وہ چاہتے تھے کہ ملک میں ہنگامی حالت کا اعلان کر کے کلّی اختیارات کے مالک بن جائیں اور حالات کے مطابق سخت اقدامات کر سکیں۔ جب اُن کے منصوبے کی مخالفت ہوئی تو اُنہوں نے استعفاء دے دیا تاہم پارلیمنٹ نے صفر کے مقابلے میں ۱۴۹ ووٹوں سے اُن کا استعفاء مسترد کر دیا۔ پارلیمنٹ نے اُن کی رائے تسلیم کر لی۔ ۲۰ ستمبر سے ہنگامی حالت کے نفاذ، دو ماہ تک پارلیمنٹ کے معطل کیے جانے اور اِس عرصے میں صدارتی فرمان کے ذریعے معاملات طے کرنے پر اتفاقِ رائے کر لیا گیا۔ (۱۴ ستمبر ۱۹۹۳ء)

ابھی جناب شیورڈ ناڈزے گیمساخوردیا کے حامیوں کی مزاحمت کچلنے کا پروگرام بنا ہی رہے تھے کہ ابخازیا کی قیادت نے جارجیا کو الزام دیتے ہوئے کہ وہ جولائی ۱۹۹۳ء کے معاہدے پر عمل نہیں کر رہا،

سُخمی کو اپنے حملوں کا نشانہ بنالیا۔ (۱۶ ستمبر) اور چودہ روز کی جدوجہد کے بعد ابخاز قیادت اپنے مقصد میں کامیاب ہو گئی۔ اس عرصے میں جناب شیورڈ ناڈزے نے بذاتِ خود سُخمی میں مقیم رہ کر دُنیا کی توجہ حاصل کرنے کی کوشش کی۔ رشین فیڈریشن کے ساتھ ساتھ اُنہوں نے اقوامِ متحدہ اور مغربی دُنیا سے مداخلت کی اپیل کی مگر کسی نے اُن کی اپیل پر کان نہ دھرے۔ البتہ روس نے محتاط انداز میں اور اقوام متحدہ کی "سلامتی کونسل" نے واشگاف لفظوں میں ابخازیا کی مذمّت کی، مگر علیحدگی پسندوں نے ابخازیا کا پورا علاقہ آزاد کرالیا۔

ابخازیا کے علیحدگی پسندوں کی پیش قدمی روکنے کے لیے گیمساخوردیا کے حامیوں نے شیورڈ ناڈزے کے ساتھ عارضی صلح کر لی اور "دونوں طاقتوں" نے مل کر ابخاز تحریک کچلنے کی کوشش کی مگر اس مقصد میں دونوں طاقتیں ناکام رہیں۔ جناب شیورڈ ناڈزے نے ابخازیا میں اپنی فوجی ناکامی کا ذمہ دار رشین فیڈریشن کو قرار دیا۔ جناب شیورڈ ناڈزے اور اُن کے ذمہ دار لوگوں نے بارہا یہ کہا کہ ابخاز تحریکِ آزادی میں رشین فیڈریشن سے آنے والے رضاکاروں نے اہم کردار ادا کیا ہے۔ نیز ابخاز علیحدگی پسندوں کے پاس جو جدید اور اعلیٰ اسلحہ تھا، یہ اُنہیں روسی افواج ہی مہیا کر سکتی تھیں۔ حقیقتاً زمین سے فضا میں مار کرنے والے میزائلوں نے ابخاز علیحدگی پسندوں کی کامیابی میں بنیادی کردار ادا کیا تھا۔ ان ہی میزائلوں کے ذریعے وہ جارجیا کے اُن جہازوں کو مار گرانے یا نقصان پہنچانے میں کامیاب رہے جو جارجین کمک سُخمی لارہے تھے۔

جن دنوں گیمساخوردیا کے حامیوں اور شیورڈ ناڈزے کی حکومت کے درمیان عارضی صلح تھی، گیمساخوردیا بیس ماہ کی خود عائد کردہ جلاوطنی ترک کر کے وطن واپس آ گئے۔ (۲۴ ستمبر) تاہم اُنہوں نے یہ واضح کر دیا تھا کہ وہ ابخازیا کو جارجیا کے اندر رکھنے کے لیے شیورڈ ناڈزے کا ساتھ دے رہے ہیں مگر شیورڈ ناڈزے کے خلاف اُن کی جدوجہد ختم نہیں ہوئی۔ اُنہوں نے اپنے حریف سے استعفاء کا مطالبہ کیا اور جب ابخازیا کے علیحدگی پسند رہنما "جمہوریہ" کو آزاد کرانے میں کامیاب ہو گئے تو ایک بار پھر گیمساخوردیا کے حامی اور جناب شیورڈ ناڈزے کے حکومتی دستے آمنے سامنے تھے۔ ابتداءً گیمساخوردیا کے حامیوں کا پلڑا بھاری رہا اور حالات جناب شیورڈ ناڈزے کے لیے نازک ہوتے چلے گئے چنانچہ جناب شیورڈ ناڈزے نے "آزاد ریاستوں کی دولت مشترکہ" میں جارجیا کی شمولیت کا اعلان کیا (۸ اکتوبر) اور رشین فیڈریشن کے تعاون سے گیمساخوردیا کے حامیوں کو کچلنے میں کامیابی حاصل کی۔

---

اگرچہ ابخازیا پر عملاً جارجیا کا کنٹرول نہیں مگر دستوری اور نظریاتی اعتبار سے یہ اب بھی جارجیا کا حصّہ ہے۔ آبادی میں صرف ۱۷ فیصد نسلاً ابخاز ہیں۔ ابخازیا کے سربراہ جناب ولادی سلاو ارجنبا نے اعلان کیا ہے کہ آزاد ابخازیا میں "بلا اختلافِ رنگ و نسل تمام شہریوں کی حفاظت کی جائے گی۔" ابخازیا

کے نائب صدر نے واضح کیا ہے کہ آزادی حاصل کر لینے کے بعد اُن کے سامنے پہلا کام یہ ہے کہ جارجیا کے ساتھ حالات معمول پر لائے جائیں۔

کیا رشین فیڈریشن اور جارجیا کی جانب سے ابخازیا کو بطور آزاد ریاست تسلیم کر لیا جائے گا؟ اگر ایسا ہو جاتا ہے تو جارجیا کے اندر جنوبی اوسشیا اور خود مختار جمہوریہ اجاریا اسی راستے پر چل سکتی ہے اور رشین فیڈریشن کی حدود میں تو متعدد قومیتوں کے لیے یہ مثال مہمیز کا کام دے گی۔

رشین فیڈریشن جو اپنی "خود مختار جمہوریتوں" اور "علاقوں" پر گرفت سخت کر رہی ہے، اُس سے یہ توقع نہیں رکھی جا سکتی کہ وہ ابخازیا کو بطور آزاد ریاست تسلیم کر لے، تاہم یہ بھی ممکن نہیں کہ وہ اسے جارجیا کا اٹوٹ انگ سمجھ لے۔ اگر ایسا ہوتا ہے تو بیرونی دُنیا یہ سمجھنے میں حق بجانب ہو گی کہ رشین فیڈریشن نے جارجیا کو "دولتِ مشترکہ" میں لانے کے لیے ابخازیا کا مسئلہ کھڑا کیا تھا اور جب یہ مقصد حاصل ہو گیا تو ابخازیا کے حقوق اور اس کے ساتھ ہونے والی زیادتیوں کو نظر انداز کر دیا گیا۔

ان دو انتہاؤں کے درمیان کا راستہ یہ ہے کہ ابخازیا کو پہلے سے کہیں زیادہ اپنے معاملات میں آزادی حاصل ہو اور اگر جارجیا کی طرف سے اُس کے معاملات میں مسلسل مداخلت ہوتی رہے تو اُسے کامل آزادی دے دی جائے۔